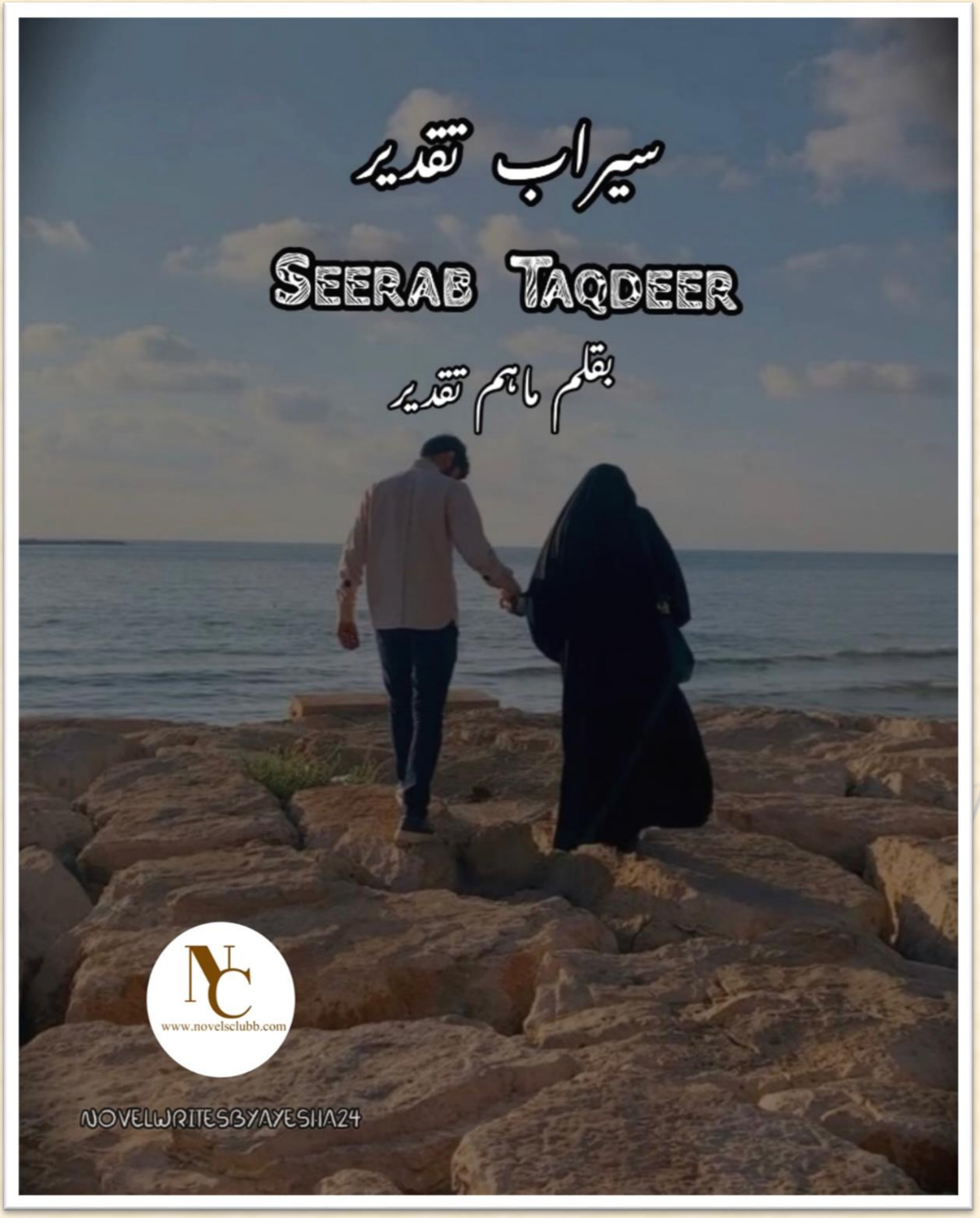
سیراب تقدیر
SEERAB TAQDEER
بقلم ماہم تقدیر
NC
www.novelsclubb.com
NOVELWRITESBYAYESHA24

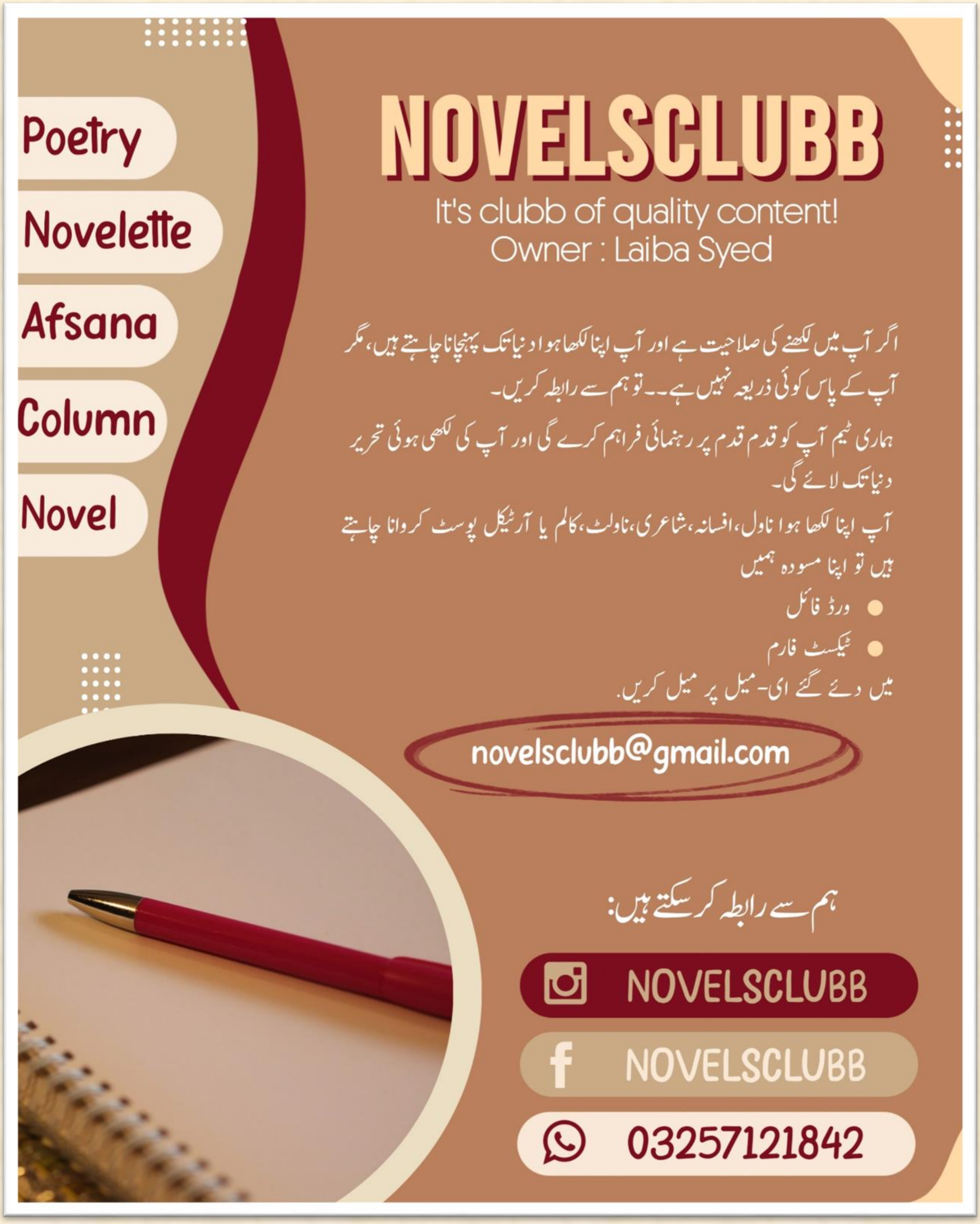
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سیرابِ تقدیر

از قلم

ماہم تنویر

ناول "سیرابِ تقدیر" کے تمام جملہ حق لکھاری "ماہم تنویر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

سیر اب تقدیر

قسط نمبر ۵

باب: روشنی اور سایہ۔

لندن کے مرکزی کاروباری علاقے میں وہ عمارت باقی سب سے مختلف تھی——

شیشے کی دیواروں سے ڈھکی، مگر اندر سے روشنی ہمیشہ تھوڑی مدھم رہتی. چمکتا ہوا شیشہ، سیاہ سنگ مرمر کا فرش، اور استقبالیہ کے آس پاس وہ خاموش ترتیب جس میں قدموں کی آواز بھی اجازت لے کر چلتی تھی۔اندر کی دیواروں پر جدید فن پارے لگے تھے،

ہلکی موسیقی اور مہنگے عطر کی خوشبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔وہ جگہ تھی جہاں وقت بھی آکر رک جاتا تھا۔

دن کے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا۔دراب عالم کے دفتر کی پہچان اُس کی خاموش ترتیب تھی۔ہر چیز اپنی جگہ، ہر شخص اپنے وقت پر، اور ہر نگاہ انتظار میں۔۔

دراب عالم جیسے ہی انٹرنس سے اندر آیا، سب نے احتراماً کھڑے ہو کر سلام کیا۔کسی نے گڈ مارننگ سر کہا،

کسی نے بس جھک کر سر ہلایا۔دراب نے کسی کی طرف دیکھے بغیر، بس اپنی آنکھوں کے

اشارے سے جواب دیا

ٹھنڈا، محتاط، مگر اثر رکھنے والا اشارہ۔۔

اس کے ساتھ اس کی سیکریٹری چل رہی تھی، ہاتھ میں فائل، اور لبوں پر دبی ہوئی

گھبراہٹ۔۔

"سر، میم مایا میٹنگ روم میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔"

دراب نے بغیر رکے پوچھا: کتنے منٹ سے ؟"

"پچھلے پچیس منٹ سے، سر۔"

دراب کے ہونٹوں پر ایک مدھم سی لکیر اُبھری، نہ مسکراہٹ، نہ سنجیدگی——بس ایک

سوچ۔۔

"اُسے مزید ایک گھنٹہ انتظار کرواؤ۔

اور اگر وہ پوچھے...تو کہنا، دراب عالم ابھی دفتر نہیں پہنچے۔"

”Yes, sir.”

سیکریٹری نے سر جھکا لیا۔

دراب لفٹ کے دروازے کے سامنے رکا، جیب سے فون نکالا، اور مختصر سا پیغام بھیجا، پھر آنکھیں بند کر کے چند لمحے سوچتا رہا۔ لفٹ کے شیشے میں اُس کا عکس خاموش مگر پُراعتماد نظر آ رہا تھا۔ وہ شخص جو دنیا کو حکم دیتا تھا——آج کسی کے غصے کو آزمانا چاہتا تھا۔

لفٹ کا دروازہ کھلا تو درّاب پُراعتماد قدموں کے ساتھ ہال سے گزرتا ہوا اپنے دفتر کی سمت بڑھا۔ اُس کے انداز میں وہی مخصوص وقار اور ٹھہراؤ تھا جو ہر نگاہ کو رکنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

دروازے کے باہر موجود پیون نے فوراً جھک کر مؤدبانہ سلام کیا، جیسے اس کے سامنے محض ایک افسر نہیں، بلکہ ایک ایسا شخص کھڑا ہو جو طاقت اور اختیار کی علامت ہو۔

"کافی لے آؤ۔"

دراب نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔

دفتر میں داخل ہوتے ہی اُس نے اپنا کوٹ اتارا اور کرسی پر ڈال دیا، آستینیں فولڈ کیں اور پھر سیدھا میز کے سامنے بیٹھ گیا۔ لیپ ٹاپ آن کیا——اسکرین پر ایک لائیو ویڈیو کھلی، میٹنگ روم کی سی سی ٹی وی فوٹیج۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مایا وہاں موجود تھی—لمبے شیشے کے سامنے چہل قدمی کرتی ہوئی۔ کبھی گھڑی دیکھتی، کبھی پانی کے گلاس کو آدھا بھرتی اور رکھ دیتی۔ اُس کے چہرے پر ضبط کا سایہ تھا، اور ہر جنبش میں بے چینی چھپی تھی۔

دراب نے سگار اُٹھایا، مگر جلایا نہیں۔ مدھم آواز میں بولا:

"مایا ڈئیر... دیکھتے ہیں آج تمہارے غصّے کا گراف کہاں تک جاتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دیر بعد---------

دراب آہستہ آہستہ میٹنگ روم کی طرف بڑھا۔ دروازے کے باہر رک کر لمحہ بھر سانس لی، پھر دروازہ کھولا—کمرے میں خوشبو اور تلخی دونوں موجود تھیں۔

مایا میز کے قریب کھڑی تھی۔ سفید ریشمی بلاؤز پر نیوی بلیو بلیزر، نیچے اسی رنگ کی نفیس ٹراؤزر—سادگی میں بھی ایک خاص شان جھلک رہی تھی۔ گلے میں باریک پلاٹینیم چین تھی، جس میں سیاہ پتھر لٹک رہا تھا—چمکتا ہوا، مگر پراسرار۔ کلائی پر بریسلیٹ اور انگلی میں

نیلا نیلم، جو روشنی کے زاویے سے کبھی نیلا، کبھی سیاہ لگتا—— بلکل دراب کی دنیا کی طرح۔

چہرے پر ہلکا سا میک اپ، ہونٹوں پر مدھم رنگ، اور بال کندھوں پر نرمی سے گرے ہوئے۔

مایا کی موجودگی میں ایک عجیب سا وقار تھا—— ایسا لگتا جیسے وہ خوبصورتی نہیں، اختیار کی علامت ہو۔ مگر آنکھوں میں وہ تیز روشنی تھی جو ضبط کے بعد پیدا ہوتی ہے۔.

جیسے ہی دراب اندر آیا،

مایا سیدھی اس کی طرف بڑھی۔

"تم جانتے ہو، میں کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا؟" اُس کی آواز میں برف تھی—— ٹھنڈی، مگر چبھنے والی۔

درّاب خاموشی سے چلتا ہوا آیا، کرسی پر بیٹھا، اور سگار کا ڈھکن آہستگی سے بند کر دیا

مایا نے ایک قدم قریب آکر تلخی سے کہا،

"مجھے تو لگتا ہے، تمہارے دفتر میں میرا کام صرف انتظار کرنا ہے۔" پھر اس نے ایک لمحے کا وقفہ لیا، اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی..

"مسٹر دراب عالم کا ہر حکم، ہر کام، ہر تاخیر... بس میرے حصے میں لکھی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دراب نے بغیر ہلے اُس کی طرف دیکھا—

وہ نگاہ جو کسی کو توڑ بھی سکتی تھی، اور کسی کو بنا بھی سکتی تھی۔

"ایسا کیا نہیں ہے، مایا؟" دراب نے پرسکون لہجے میں کہا۔۔

"کیا نہیں ہے، دراب؟

تم نے کبھی سوچا ہے۔۔۔

"میں ہر بار وقت پر آتی ہوں، ہر بار تمہاری تاخیر برداشت کرتی ہوں، ہر بار تمہاری خاموشی، تمہاری بے نیازی، سب سہتی ہوں، اور تم ہو کہ... جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔"

دراب نے خاموشی سے سگار کو انگلیوں میں گھمایا، کچھ نہ کہا۔

مایا نے غصّے سے قلم اُٹھایا، اور اُس کے سامنے لہرا دیا۔

"میں تم سے بات کر رہی ہوں، دراب... تم سن رہے ہو نا۔؟؟

دراب نے نظریں اُس پر مرکوز رکھیں

ایک لمحہ، دو لمحے

پھر مدھم مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

"You're beautiful when you're angry.

I didn’t want to spoil the view by coming too early.”

مایا لمحہ بھر کو ٹھٹھک گئی،

پھر آہستہ سے بولی: "تم مذاق کر رہے ہو، دراب؟"

دراب نے کندھے اُچکائے، "نہیں۔ بس سچ کہہ رہا ہوں۔

غصّے میں تمہارا چہرہ... خطرناک حد تک دلکش ہو جاتا ہے۔"

مایا نے گہری سانس لی، "میں سنجیدہ ہوں، درّاب۔"

"میں بھی۔" وہ پر سکون لہجے میں بولا،

پھر فائل پلٹتے ہوئے بولا، "بیٹھو۔"

مایا نے لب بھینچے، مگر بیٹھ گئی۔

"ڈیڑھ گھنٹہ، درّاب۔ ڈیڑھ گھنٹہ تمہیں کسی کا انتظار کروانا مزہ دیتا ہے؟"

درّاب نے نظریں اُٹھائیں،

مزاح نہیں دیتا ہے بس عادت ہے۔۔ تمہیں پتا ہے نا، عادتیں بدلنے میں وقت لگتا ہے۔"

"یا شاید تمہیں بس لوگوں کو بے چین دیکھنے کا شوق ہے۔" مایا نے طنزیہ انداز میں کہا،

درّاب ہلکا سا مسکرایا،

"خاص لوگوں کو بے چین دیکھنا دلچسپ ہوتا ہے۔"

مایا کی سانس لمحے بھر کو رکی۔

"کیا دراب عالم کے لئے اس کے علاوہ بھی کوئی خاص ہے۔۔"

درّاب کی آواز اُس کے قریب سے اُبھری:

"ہم۔۔۔۔ہے تو پر دنیا کی نظروں سے دور۔۔

مایا کے چہرے پر ایک ہلکی لرزش آئی۔ جیسے کسی نے دل کی دھڑکن کو چھوا ہو۔ پھر اس نے خود کو سنبھالا اور موضوع بدلنے کے انداز میں کہا:

"آپ کا اگلا پروجیکٹ تیار ہے۔ پچھلی تین فائلیں مکمل ہیں۔ سب لڑکیاں 'منتقل' ہو چکی ہیں۔ کوئی نشان باقی نہیں۔

مایا اس دنیا میں صرف دراب کی ساتھی نہیں تھی؛ وہ اُس کی سب سے مضبوط کڑی، اُس کا سایہ، اور اس خطرناک کھیل کی خاموش معمار تھی۔ دراب جتنی آسانی سے چہروں کو چنتا تھا، مایا اُتنی ہی مہارت سے اُن کے نشانات دنیا سے مٹا دیتی تھی۔ ڈیجیٹل ریکارڈ، ایئرپورٹ انٹریز، نگرانی کی فوٹیج، امیگریشن کا ہر ڈیٹا——مایا کے ایک حکم پر یوں غائب ہو جاتا جیسے وہ

لوگ کبھی لندن آئے ہی نہیں تھے۔ وہ دراب کی آواز بن جاتی، دراب کا چہرہ، دراب کی دلیل۔ جب کبھی کسی کو منانا ہوتا، کسی ریکارڈ کو ہموار کرنا ہوتا، کسی ثبوت کو دھندلا کر دینا ہوتا —— مایا بیچ کھڑی ہو کر سچ کو نرمی سے موڑ دیتی.. وہ اُس کے پورے نیٹ ورک کی سائبر انٹیلیجنٹ ایکسپرٹ تھی، سسٹم بریک کرنا، شناخت بدل دینا، شواہد تلف کرنا —— سب اس کے روزمرہ کے کھیل تھے۔ مایا وہ عورت تھی جو کوڈز میں بات کرتی، سسٹمز میں سانس لیتی، اور رازداری کے سائے میں زندہ رہتی تھی۔ دراب کی دنیا کو بے نشان رکھنے کی ذمہ داری اُس کے کندھوں پر تھی... اور وہ یہ کام اتنی خاموشی سے کرتی تھی کہ خود وقت بھی اس کے نقش قدم نہ پکڑ پاتا۔

۔ دراب نے فائل کھولی، اور ہلکے سے کہا

"سب کے نشانات مٹ چکے؟"

مایا نے سر ہلایا،

"ہاں، جیسے کبھی وہ تھے ہی نہیں۔ پاسپورٹس، ای میلز، تصویریں سب کہانیوں سے غائب۔"

Clubb of Quality Content

مایا کی ذہانت صرف الفاظ میں نہیں تھی۔ وہ ہر سرکاری نظام، ہر ڈیٹا لائن، ہر ادارے کے بیچ سے گزر کر دراب کے کھیل کو قانونی بنا دیتی تھی۔

دراب نے اطمینان سے فائل بند کی۔

"تمہیں پتا ہے، مایا، دنیا جرم سے نہیں ڈرتی، ثبوت سے ڈرتی ہے۔ اور تم... وہ ثبوت مٹا دیتی ہو۔

مایا نے سر اُٹھا کر کہا: "اور تم وہ جرم ہو، دراب... جسے دنیا پہچان نہیں سکتی۔"

دراب کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"شاید اسی لیے ہم ایک دوسرے کی ضرورت ہیں۔ میں جرم چھپاتا ہوں، تم حقیقت۔"

مایا نے گہری سانس لی،

"اور سچ؟"

دراب نے نظریں اُس پر گاڑ کر کہا:

"سچ؟ وہ تو صرف ہم جانتے ہیں، مایا... اور ہم سچ بولتے نہیں —— محفوظ رکھتے ہیں۔"

مایا نے دھیرے سے فائلیں بند کیں... کبھی کبھی تمہارا سچ... خوفناک لگتا ہے۔"

دراب نے سگار اٹھایا، "اور کبھی تمہاری خاموشی... خوبصورت۔"

مایا نے اپنی چیزیں سمیٹی اور میز پر دراب کی طرف جھکتے ہوئے بولی۔۔

" کبھی کبھی لگتا ہے، تم مجھے آزمانا چاہتے ہو۔"

دراب نے کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیں۔

"مایا، تم آزمائش نہیں... تم عادت ہو۔ اور میں عادتیں نہیں بدلتا۔"

مایا ایک لمحے کو رُکی۔ پھر آہستہ سے بولی:

"تو پھر یاد رکھنا، دراب... عادتیں بھی کبھی دل سے اُتر جاتی ہیں۔"

دراب نے آنکھیں کھول کر اُس کی طرف دیکھا،

"تب تک نہیں، جب تک وہ سانس کی طرح چلتی رہیں۔"

مایا نے کچھ کہنا مگر دراب کی خاموشی نے اُسے روک دیا۔

اس نے اپنی چیزیں سمیٹی اور فائلیں اُٹھا کر باہر کی طرف قدم بڑھائے دروازے تک پہنچی تھی مگر قدم روک لیے۔

دراب کی باتوں نے جیسے اُس کے ارادے کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا تھا۔ وہ پلٹی، اور وہیں میز کے سامنے آکر بیٹھ گئی۔

دراب نے ہلکی سی نظر اُٹھائی ــــ خاموش، مگر معنی خیز۔

مایانے کرسی کھینچی، اور ایک مختصر سا جملہ بولا:

تم شاید بھول رہے ہو کہ، ہم یہاں میٹنگ کے لیے ہیں، دراب۔"

دراب کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"آخرکار تمہیں اصل مقصد یاد آہی گیا۔"

مایانے فائل کھولی، اور اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔۔

"میں لائن کنیکٹ کر رہی ہوں؟"

دراب نے سگار سائیڈ پہ رکھتے ہوئے کہا،

"ہاں، مگر صرف آواز۔ تصویر کبھی کبھی خطرناک ہو جاتی ہے۔۔

مایانے کانفرنس کال کا بٹن دبایا۔

کمرے میں ایک مدھم بیپ ہوئی ——اور اگلے لمحے، اسپیکر سے کسی مرد کی آواز اُبھری،

“Mr. D... shipment safely reached Dubai port.

IDs are clean, faces erased. No trace, no trail.”

مایانے آنکھ کے اشارے سے دراب کی طرف دیکھا——

دراب نے میز پر انگلی سے آہستہ آہستہ تال بجائی، جیسے وہ الفاظ کے بجائے لہجے کا وزن تول رہا ہو۔

"کیا وہاں وریفکیشن ڈبل ہوئی تھی؟" دراب کی آواز میں برف تھی۔

" Triple, Sir. Even immigration couldn't flag the profiles.

All five identities rewritten by your… 'angel.'"

مایا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"میرے اینجل کا ہر کام بے عیب ہوتا ہے۔" دراب نے نظریں اُس پر ڈالے بغیر کہا…

"بس، بعض اوقات لوگ فرشتوں کو پہچان نہیں پاتے۔" مایا نے آہستہ کہا،

دراب نے ہلکی سی نگاہ اُس کی طرف ڈالی۔

"شاید اسی لیے میں تمہیں دنیا سے چھپا کر رکھتا ہوں۔"

اسپیکر سے آواز پھر ابھری:

" Mr. D, next batch — fifteen new names,

Mostly students from South Asia.

Scholarships approved, fake sponsors ready.”

مایا نے فوراً فائل میں ایک نیا صفحہ کھولا، اور قلم سے چند کوڈز نوٹ کیے۔ "میں نئی آئی ڈیز شام تک رینجیل سرور پر اپلوڈ کر دوں گی، پرانے ریکارڈ مکمل ڈیلیٹ کر دیے جائیں گے۔"

دراب نے کہا:

"کوئی بھی ٹریس قابلِ برداشت نہیں، مایا۔

ہم کسی کے ذہن میں بھی موجود نہیں رہنے چاہییں۔

جس فائل پر مایا ہاتھ رکھ دے... سمجھ لو وہ حقیقت تاریخ سے مٹ چکی۔ "تم ریلیکس رہو میں انہیں مٹا دوں گی، جیسے وہ کبھی تھے ہی نہیں۔" مایا نے اطمینان سے کہا۔

دراب چند لمحے خاموش رہا، پھر اسپیکر کی طرف جھک کر بولا:

"تم نے اچھی خبر دی، مگر اگلی بار شپمنٹ کی تعداد بڑھا دو۔ ہماری فہرست اب چھوٹی نہیں رہی۔"

“Understood, Sir.

But there’s one problem — someone in London office asking questions.

مایا نے فوراً سر اٹھایا۔"کون؟"

“An NGO investigator, Pakistani, new face to curious --

دراب کی آنکھیں تنگ ہو گئیں۔

مایا نے اُس کے چہرے کی سختی کو دیکھا،اور فوراً بولی:

"میں سنبھال لوں گی۔

اُس کا نام،ای میل،اور لاسٹ ایکسیس مجھے بھیج دو۔اُس کے ریکارڈ تک پہنچنے سے پہلے، میں اُس کی شناخت ہی بدل دوں گی۔"

"مایا، کبھی کبھی تم مجھ سے بھی زیادہ خطرناک لگتی ہو۔"دراب نے دھیرے سے کہا:

"شاید اسی لیے تم مجھے رکھتے ہو، دراب۔"مایا نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"خطرہ کبھی خطرے سے نہیں ڈرتا۔"

مایا اس کے رازوں کی وارث تھی۔وہ وہ عورت تھی جس کے سامنے دراب کی دنیا ننگی کھڑی تھی:اس کی کمزوریاں،اس کی چالیں،اس کی فتوحات اور اس کے اندھیرے...سب کچھ اسے

معلوم تھا۔شاید اسی لیے ان کے درمیان ایک ایسی خاموش رشتہ بندی تھی جو لفظوں پر نہیں،اعتماد کے بھاری بوجھ پر کھڑی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کبھی باہر والوں سے نہیں ٹوٹتا،ہمیشہ وہی لوگ توڑتے ہیں جنہیں ہم اندر تک رسائی دیتے ہیں۔رازدار خطرناک اس لیے نہیں ہوتے کہ وہ ہمارے راز جانتے ہیں،بلکہ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں ہم کہاں کمزور پڑ جائیں گے، کہاں خاموش رہیں گے،اور کہاں دفاع نہیں کر پائیں گے۔زندگی نے بارہا ثابت کیا ہے کہ دشمنی سامنے سے آنے والی نہیں ڈراتی——اصل خوف وہ ہے جو کسی اپنے کے اندر چھپا ہوتا ہے۔اسی لیے سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ فاصلہ دشمنوں سے نہیں رکھا جاتا...فاصلہ اپنے رازداروں سے رکھا جاتا،کیونکہ دنیا میں سب سے مہلک دشمن وہی بنتے ہیں جو کبھی ہمارے رازدار ہوتے ہیں——وہ جن کے ہاتھوں میں ہماری حقیقتوں کی چابیاں ہوتی ہیں،اور جن کی خاموشی ہی ہماری زندگی کی آخری حفاظت ہوتی ہے۔

کیونکہ اگر کبھی وقت پلٹ جائے،تو وہی لوگ ہمارے خلاف وہی حقیقتیں استعمال کرتے ہیں جنہیں ہم نے اُن پر بھروسہ سمجھ کر سونپ دیا تھا۔

اور دراب کے لیے سب سے خوفناک بات یہ تھی کہ: جس کے ہاتھوں میں تمہارے راز ہوں...اس کے ہاتھوں میں تمہاری موت بھی ہوتی ہے۔یہی وجہ تھی کہ وہ مایا پر بھروسہ تو کرتا تھا، مگر کبھی پوری طرح نہیں——۔

دراب کی آنکھوں میں ایک لمحے کو نرمی اُتری, پھر فوراًوہی پتھر جیسا سکوت لوٹ آیا۔

دراب کی آواز ہمیشہ کی طرح پر سکون مگر اس بار قدرے بھاری تھی۔اُس نے سگار میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مہارت پر شک نہیں، مایا، مگر اس بار ذرا احتیاط زیادہ رکھنا۔جس نے ہمارے راستے میں قدم رکھا، اُسے مٹانے سے پہلے سوچنامت۔"اُس کے لہجے میں ایک عجیب سا سکون تھا، جیسے کسی کی موت کا فیصلہ ابھی ابھی طے پایا ہو۔

"میں کبھی سوچتی نہیں، دراب...بس کرتی ہوں۔"مایا نے قلم بند کرتے ہوئے کہا

دراب نے اسپیکر کی طرف دیکھ کر کہا:

"کال ختم کرو۔باقی ہدایات انکرپٹڈ میل سے۔"

"As you command, Mr. D."

کال بند ہو گئی۔

....

کمرے کی فضا اب ذرا ہلکی ہو چکی تھی؛ اسکرین بند تھی، فائلیں میز پر بکھری پڑی تھیں اور کافی کے کپ سے اب بھی بھاپ آہستگی سے اٹھ رہی تھی۔

مایا اپنی فائل بند کر رہی تھی جب دراب کی آواز نے سناٹے کو کاٹا——

تمہارا غصہ اب بہتر ہے، مایا۔"

"ہاں، کیونکہ اب میرے پاس کچھ مٹانے کو ہے۔" مایا نے سرد لہجے میں کہا.

دراب نے اس کے چہرے پر نگاہ ڈالی، پھر آہستہ کہا:

"اور میں سوچ رہا ہوں.

اگر کبھی تمہارے اندر کا یہ غصہ مجھ پر آ گیا، تو شاید دنیا میں دیکھنے لائق تماشہ ہو گا۔.

مایا کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ اُبھری.

"تب تمہیں بھی کوئی میری جیسی مایا چاہیے ہو گی، دراب وہ مایا جو تمہاری ہر تلخی ہر ناانصافی کے باوجود تمھارے ساتھ کھڑی ہو۔۔

"مایا تو صرف ایک ہے...اور وہ میرے پاس ہے۔" دراب نے دھیرے سے کہا.

مایا کی پلکیں لرزیں، اُس کے ہونٹوں پر ایک خفیف لرزش تھی۔

"اور اگر یہ مایا تمہیں چھوڑ گئی تو...؟" اس نے آہستگی سے نظریں اُس کی آنکھوں میں گاڑ

دیں.

دراب نے ایک پل کو اُسے دیکھا——وہی آنکھیں جن میں کبھی مکمل اعتماد جھلکتا تھا، اور آج

اُن میں ایک غیر محسوس سی بے بسی تیر رہی تھی۔

"تو پھر میں پہلی بار مان لوں گا کہ میں ہار گیا...

مایا کے بغیر جیت کا کیا فائدہ؟"

کمرے میں خاموشی تھی، مگر وہ خاموشی بھی عجیب شور رکھتی تھی

فائلیں بند ہو چکی تھیں، مگر کچھ باتیں اب بھی کھلی پڑی تھیں۔

مایا نے اپنے بالوں کی لٹ پیچھے کی، اور کرسی سے اٹھ کر دراب کے مقابل کھڑی ہوئی

"ہار؟ دراب... تم جیسے لوگ ہارتے نہیں، صرف بدل جاتے ہیں۔

کل تک جن کے لیے جان دیتے تھے، آج اُنہیں پہچاننے سے انکار کر دیتے ہو۔

تمہاری جیتیں بس وقتی ہوتی ہیں... جیسے دھواں، جو اپنی ہی آگ سے مر جاتا ہے۔

دراب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی، مگر وہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر زیادہ دیر ٹھہری نہیں—آنکھوں کے اندر ہلکی سی لرزش ابھر آئی۔

آج تم کچھ زیادہ بول رہی ہو، مایا۔"

مایا کا غصہ لمحے میں بھڑک اٹھا۔

"ہاں، بول رہی ہوں! کیونکہ اگر میں نہ بولوں تو تمہاری سرد خاموشی مجھے مار دے گی! تمہیں پتہ بھی ہے تم کتنی اذیت دیتے ہو اپنے سکون سے؟ ایک پل کو تم بلکل اجنبی بن جاتے ہو جیسے مجھے جانتے ہی نہ ہو اور اگلے ہی پل اتنا قریب ہو جاتے ہو کہ تمہارے آس پاس جیسے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔۔

دراب نے سگار میز پر رکھا، کرسی سے آہستہ آہستہ اٹھا، اور چند قدم چل کر اُس کے قریب آیا۔

مایا کے قدم خود بخود پیچھے ہٹے، مگر وہ رکی نہیں۔ دراب بالکل اس کے سامنے آکر رُک گیا—چند انچ کا فاصلہ، مگر اس میں جیسے ایک پوری کہانی سمائی ہوئی تھی۔ مایا کی سانسیں مدھم ہونے لگیں۔

دراب نے آہستہ سے ہاتھ بڑھایا، اور اس کے چہرے کے قریب آکر اُس کی گردن کے پاس گری زُلف کو کان کے پیچھے کیا۔

مایا کا سانس پل بھر کو رُک گیا۔ دراب کے لمس میں وہی مانوس سا اعتماد تھا — سرد، مگر عجیب طور پر سکون دینے والا، جیسے طوفان کے بیچ کوئی لمحہ قرار کا چھو گیا ہو۔

پھر وہ مدھم لہجے میں بولا:

"تم کہتی ہو میں بدل جاتا ہوں...

شاید ٹھیک کہتی ہو،

لیکن تمہیں نہیں معلوم،

میں صرف دنیا کے لیے بدلتا ہوں — تمہارے سامنے نہیں۔"

مایا کے ہونٹ کانپے،

"دراب..."

درّاب کی آواز مزید مدھم ہو گئی،

"غصّہ اُتار دو، مایا۔

آج کے لیے اتنا کافی ہے

نولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہارا یہ حُسن مجھے کمزور کر رہا ہے...

اور میں کمزور ہونے کا رسک نہیں لے سکتا۔"

مایا نے اُس کے الفاظ پر نظریں جما دیں۔ لمحہ بھر کے لیے پلکیں بھی نہ جھپکیں، پھر جب اُس کی آنکھوں میں شرارت کی وہ ہلکی سی لہر چمکی، تو اُس نے گہری سانس لی——اور بے اختیار مسکرا دی، جیسے کسی نے لمحہ بھر کو اُس کے دل کی برف پگھلا دی ہو۔

"تو پھر، مسٹر درّاب عالم..."اُس نے آہستہ سے کہا،

"اگر میں آج کا یہ غصّہ اور یہ حُسن قابو میں رکھ لوں، تو اس کے بدلے ایک شرط ماننی پڑے گی آپ کو۔۔

درّاب نے ابرو اُچکائی——

"تمہاری شرطیں اکثر مہنگی پڑتی ہیں... پھر بھی، بولیئے مس مایا،

آج آپ نے اپنے اِس حسن سے رہائی کی قیمت کیا رکھی ہے؟"

مایا نے ہلکا سا جھک کر، انگلی سے اُس کے دل کے قریب ایک چھوٹا سا دائرہ بنایا، پھر نرمی سے نظریں اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا——جیسے کہہ رہی ہو، "یہ جگہ اب میری ہے، دراب عالم..."

"اگر آج تم میرے ساتھ ڈنر کرو، تو شاید میں اپنے غصے اور اس خطرناک حُسن دونوں کو قابو میں رکھ لوں۔"

درّاب نے ایک لمحہ اُس کی آنکھوں میں دیکھا، اور ذرا آگے جھک کر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

آواز جیسے کسی گہرے ساز کا آخری سر تھی:

"Dinner with the devil seriously?

مایا نے لمحے بھر کے لیے اسے گھورا اور پھر اپنا ہاتھ بڑھا کر دراب کے سلیقے سے سیٹ کئے ہوئے بال بکھیر دیئے، پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

کیوں کہ اِس ڈویل کو بھی صرف مایا ہی برداشت کر سکتی ہے۔

دراب کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ابھری، پھر وہ لمحہ بھر رکا، نظریں اس کے چہرے سے ہٹائے بغیر بولا۔

As you wish... my crime partner!!

کمرے میں روشنی مدھم تھی

دیوار پر جلتی روشنی کی لہر، جیسے کسی راز کی گواہی دے رہی ہو۔

وہ آہستہ سے پلٹا، میز پر رکھا سگار اُٹھایا، اور لائٹر کی نرم چمک کے ساتھ وہ لمحہ بھڑکا، دھواں فضا میں پھیلا، جیسے کسی خیال نے خود کو ہوا میں لکھ دیا ہو۔

پھر درّاب کھڑکی کے قریب گیا، بارش کے ہلکے قطروں کے بیچ وہاں رکھا ایک چھوٹا سا پودا، جس پر سرخ پھول چمک رہا تھا۔

وہ جھکا، پھول توڑا، اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا دوبارہ مایا کے قریب آگیا۔

مایا نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا

درّاب نے کچھ کہے بغیر وہ پھول اُس کے بالوں میں لگا دیا۔

اُس کی انگلیوں کی گرمی مایا کے وجود میں ہلکی سی کپکپی بن گئی۔

"یہ پھول اس خوبصورت لمحے کی نشانی"۔۔درّاب نے دھیرے سے کہا۔

مایا نے لمحہ بھر کو آنکھیں بند کیں، پھر پلکوں کے نیچے سے اُسے دیکھا——نہ کوئی لفظ، نہ کوئی آواز، بس ایک خاموش شکریہ جو اُس کی نگاہوں سے بہتا ہوا دراب کے دل تک اُتر گیا۔

درّاب نے سگار کے دھوئیں کو فضا میں چھوڑا، اور مدھم مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

"لیکن یاد رکھنا، اگر آج کی رات خطرناک ہوئی، تو قصور میرے ارادوں کا نہیں، تمہارے حُسن کا ہوگا۔"

مایا کے لبوں پر مسکراہٹ اُبھری،

"دیکھتے ہیں، درّاب...

آج کی رات جیت کس کی ہوتی ہے — تمہارے ارادے کی، یا میری خواہش کی۔

درّاب نے نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیں، اور مسکرا کر بولا۔

"مایا، کھیل ہمیشہ وہی جیتتا ہے،

جو دل سے نہیں، نیت سے کھیلتا ہے۔"

مایا کے ہونٹوں پر نرمی سے ہنسی اُبھری، مگر آنکھوں میں ایک ایسی چمک تھی جیسے اُس نے کچھ سمجھ بھی لیا ہو، اور کچھ خاموشی سے چھپا بھی لیا ہو۔ وہ آہستہ سے پلٹی، فائلیں سمیٹیں، اور دروازے کی دہلیز پر جا کر رُک گئی۔

"درّاب... آج اگر تم ہار گئے، تو الزام میرے حُسن پر مت دینا اپنی کمزوری پر دینا۔۔

درّاب کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ وہ کھڑکی کے پاس گیا

باہر بارش کی بوندوں میں دیکھا، پھر سگار کا دھواں آسمان کی طرف چھوڑا۔

"مایا..." اُس نے دھیرے سے کہا،

"میں ہارنے نہیں آیا...

بس دیکھنے آیا ہوں کہ جیت آخر کتنی خوبصورت لگ سکتی ہے۔"

مایا دروازے سے باہر نکل گئی

دراب نے پیچھے مڑ کر بند دروازے کو دیکھا پھر نظریں دوبارہ آسمان پر جما دیں اور پھر مدھم لہجے میں بولا۔

“Sometimes, beauty makes you forget the game...

But I never forget the rules.”

سگار کا دھواں ہوا میں تحلیل ہوا—

اور درّاب کی آنکھوں میں وہی چمک لوٹ آئی،

کھڑکی سے باہر لندن کی ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔ باہر اسٹریٹ لائٹس کے نیچے کبھی کبھی ہلکی بارش کی بوندیں جھلک دیتیں۔

کمرے کا حال یوں تھا جیسے کسی نے طوفان برپا کر دیا ہو ڈریسنگ ٹیبل پر لپسٹک کے ڈھکن کھلے پڑے تھے، بیڈ پر دو تین ڈریسز اِدھر اُدھر بکھری ہوئی تھیں، ہیلز کا ایک جوڑا کرسی پر اور دوسرا زمین پر پڑا تھا، اور درمیان میں انایا خود کرلنگ آئرن ہاتھ میں پکڑے اپنے بالوں میں مصروف تھی

اسی لمحے دروازہ کھلا اور میرت اندر داخل ہوئی، ہاتھ میں کتاب تھی۔ اُس نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی اور چیخ پڑی:

یااللہ! یہ سب کیا ہے؟ کوئی ہتھیاروں"

کا دھماکا ہوا ہے یا تم نے اپنے کمرے پر فوجی چڑھا دیے

انایا نے آئینے میں اُس کی طرف دیکھا، بے نیازی سے بال جھٹکے اور مسکراتے ہوئے بولی۔

ہتھیار نہیں، جانِ من... حسن کے گولے تیار ہو رہے ہیں۔ اور یہ سب... تمہارے لیے" بھی ہے

Clubb of Quality Content

میرت نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔

میرے لیے۔۔؟۔یہ، "لپسٹک" یہ، "ہیلز" ان کا مجھ سے کیا لینا دینا

انایا نے کرلنگ آئرن ایک طرف رکھا اور ہنستے ہوئے اُس کے قریب آکر کہا

"بس اتنا لینا دینا کہ آج شام تم میرے ساتھ پارٹی میں جارہی ہو"

میرت نے فوراً پیچھے ہٹ کر ہاتھ اٹھائے۔

پارٹی؟ نہ بابا نہ! میں نہیں جارہی۔ یہ کتاب اور یہ کمرہ...یہی میری دنیا ہے۔ تم جاؤ، مزے کرو۔

:انیایا نے ضدی انداز میں ہونٹ سکوڑے اور کتاب اس کے ہاتھ سے کھینچنے کی کوشش کی

اچھا چھوڑو یہ کتاب! ذرا زندگی بھی جیو۔ سب جارہے ہیں...اور ویسے بھی، یہ کوئی عام پارٹی نہیں ہے۔

ہاں، کیوں نہیں؟ تمہارے وہی کلاس فیلوز ہوں گے، نا...خاص کر وہ پراؤڈی مین بھی۔"

انیایا نے قہقہہ لگایا، آنکھوں میں شرارت تھی۔

ہاں، بالکل! اسفندیار خان... ہماری کلاس کا سب سے زیادہ مغرور اور سب سے زیادہ پاپولر"

"لڑکا وہ بھی ہوگا وہاں۔۔

میرت نے ناگواری سے سانس بھری۔

"!بس، یہی سننا باقی تھا... وہ لڑکا مجھے زہر لگتا ہے"

انایا ہنستے ہنستے بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔

یہی تو پارٹی کی رونق ہے! سب لڑکیاں اس پر مرتی ہیں اور تُو ہے کہ اسے دیکھتے ہی آگ"

بگولا ہو جاتی ہے

میرت نے جھٹ سے کتاب دوبارہ اٹھائی اور طنزیہ انداز میں بولی۔۔

Don’t tell me"

کہ تم بھی اُس سے آبسیسڈ ہو

انایا نے ایک قہقہہ لگایا، بال جھٹکے اور شرارت سے بولی۔۔

ہونا تو چاہیے تھا۔ لیکن نہیں، فِلحال تو نہیں ہوں

میرت نے طنزیہ ہنکارا ابھرا۔

Clubb of Quality Content

فلحال ؟یعنی مستقبل میں ارادہ ہے"

انایا نے ہنستے ہوئے تکیہ اس پر دے مارا۔۔

ہو سکتا ہے... کون جانے ؟آخر مغرور مرد کبھی کبھی حد سے زیادہ کشش رکھتے ہیں"

میرت نے فوراً سنجیدگی سے کہا۔

کشش نہیں، عذاب ہوتے ہیں۔اور تم جیسی معصوم لڑکیاں اُن کے جال میں پھنستی ہیں"

تم جانتی ہو،ان سب مغرور مردوں کا ایک ہی کھیل ہوتا ہے،ان کی نظر میں محبت کوئی"

احساس نہیں—ایک ایڈونچر ہے،ایک جیت ہے۔جب تک کوئی لڑکی اُنہیں چیلنج لگتی ہے،

تب تک وہ اُس کے گرد چکر کاٹتے رہتے ہیں۔لیکن جیسے ہی وہ لڑکی اپنی سچائی سے اُن کی

جھوٹی دلچسپی کو قبول کرلے،اُنہیں وہ عام لگنے لگتی ہے

انایا...دنیا میں سب سے بڑا دھوکا یہ ہے کہ تم سمجھو کوئی تمہیں سمجھ رہا ہے،جبکہ وہ صرف"

تمہیں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ایسے مرد تمہیں کتاب کی طرح کھولتے ہیں،پسندیدہ صفحے یاد رکھتے

ہیں،باقی کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔اور جب کہانی ختم ہو جائے—وہ کتاب بند کر کے کسی اور

کے ہاتھ تھما دیتے ہیں

انایا نے دھیرے سے پوچھا، ''پھر ہم کیا کریں، میرت؟ محبت نہ کریں

میرت کے ہونٹوں پر تلخ سی مسکراہٹ آئی

محبت کرو... ضرور کرو، لیکن اپنے دل سے زیادہ اپنی عزت کے ساتھ۔ کیونکہ دل تو سب کے پاس ہے، مگر عزت صرف اُن کے پاس رہتی ہے جو خود کو بھول کر کسی کو سب کچھ نہیں دے دیتے

محبت تب خوبصورت ہے جب وہ تمہیں بہتر بنائے، نہ کہ تمہیں اپنے آپ سے شرمندہ کرے

کمرے کی فضا جیسے لمحہ بھر کو خاموش ہو گئی

میرت نے نظریں کھڑکی کی طرف موڑلیں، جہاں شام کی دھوپ مدھم ہو رہی تھی۔

". عورت کا دل قیمتی ہے، انایا۔ لیکن افسوس، ہم خود ہی اُسے ارزاں کر دیتے ہیں''

...محبت کی تلاش میں خود سے خالی مت ہونا، انایا

جو تمہیں تم سے دور کرے، وہ کبھی تمہارا نہیں ہو سکتا

محبت اُس وقت خوبصورت لگتی ہے جب تم اپنی پہچان کے ساتھ کسی کے دل میں جاؤ"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہ کہ اپنی پہچان گنوا کر کسی کے دل کے کونے میں جگہ بناؤ

عورت کی سب سے بڑی طاقت اُس کی وفاداری نہیں، اُس کی خودداری ہے، انایا۔ جو عورت اپنی عزت پر سمجھوتہ کرلے، اُس کی محبت ہمیشہ دوسروں کے لیے کمزور لگتی ہے۔

انایا کی نظریں نیچی ہو گئیں

تو تم کہہ رہی ہو کہ محبت کمزوری ہے"

میرت نے دھیرے سے مسکرا کر جواب دیا

نہیں، محبت کمزوری نہیں"

—— محبت وہ روشنی ہے جو اندھیرے میں رہنے والے دل کو زندہ کرتی ہے

بس شرط یہ ہے کہ وہ روشنی تمہیں جلائے نہیں، سنوارے

جو تمہیں بدل دے، وہ محبت نہیں، وہ تمہارا امتحان ہے۔۔

انایا خاموش رہی، مگر اُس کے چہرے پر جیسے سوچ کی ایک نئی لہر اُبھر آئی

میرت نے اُس کی طرف دیکھ کر مدھم لہجے میں آخری بات کہی۔

انایا، یاد رکھنا"...

Clubb of Quality Content

دنیا میں سب کچھ پایا جاسکتا ہے—مگر عزتِ نفس ایک بار چلی جائے تو واپس نہیں آتی

محبت مل جائے تو خوبصورت ہے۔ مگر خود سے محبت کھو جائے—تو وہ تباہی ہے

انا یہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

یار تم اتنی گہری باتیں کیوں کرتی ہو؟ میرے دماغ کے وائی فائی سِگنل کمزور پڑ جاتے ہیں

میرَت نے آنکھوں سے ہنستے ہوئے کہا۔

!شکر کرو تمہارے دماغ میں سِگنل آتے تو ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"!چھانہ یار اب بس نخرے چھوڑو اور تیار رہو۔آج شام ہم جا رہے ہیں،پارٹی میں اور بس

:میرت نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائی، مگر پھر سنجیدگی اوڑھتے ہوئے بولی

میں کہیں نہیں جا رہی"

:انایا نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا

اوہ پلیز ایک مہینہ ہو گیا ہے تجھے لندن آئے، یونیورسٹی کے علاوہ تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔

ایک بار سوشلائز ہونا سیکھ ،اور اگر وہ وہاں ہو گا...تو بس اگنور کر دینا

:میرت نے گہری سانس لی، نظر جھکائی اور آہستہ سے بڑبڑائی

اگنور کرنا وہ اتنا آسان نہیں ہے"

.انایا نے فوراً شرارت سے کہا

"...مشکل تب ہوتا ہے جب دل میں کچھ ہو"

میرت نے فوراً تکیہ اٹھا کر اس پر مارا، اور دونوں ہنستے ہنستے کمرے میں شور مچا دیا

۔بس اب چل رہی ہو نہ۔۔۔؟؟انایہ نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیے

میرت نے لاچاری سے کتاب بند کی اور سر جھٹک دیا

تم سے دوستی واقعی بہت مہنگی پڑ رہی ہے"

:انایا نے خوشی سے اُس کے گال تھپتھپائے

مہنگی نہیں، پرائس لیس "اب جلدی سے تیار ہو جاؤ

میرت نے کتاب چہرے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں، مگر دل میں ایک ان کہی سی بے چینی

ضرور اتر گئی

لندن کی شام اپنے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی، مگر اسفند کے اپارٹمنٹ میں الگ ہی ہنگامہ برپا

تھا۔ڈرائنگ روم میں کپڑوں کے ڈھیر، جوتوں کے ڈبے اور پرفیوم کی بوتلیں ادھر ادھر

پھیلی پڑی تھیں۔کمرے کے بیچوں بیچ استری کا بورڈ لگا تھا، اور اس پر جھکا ہوا شیری پسینے میں

شرابور کپڑوں پر استری چلا رہا تھا۔اس کے ماتھے پر بل اور ہونٹوں پر مسلسل بڑبڑاہٹ تھی

یار، میں آیا تھا صرف اپنی شرٹ پریس کرنے...اور یہ دیکھو! پچھلے دو گھنٹوں سے تم لوگوں کے کپڑوں پے غلامی کر رہا ہوں۔ یہ کون سا دوستوں والا انصاف ہے؟اور پھر نائل مرزا صاحب کو کپڑے بلکل پرفیکٹ استری چاہیے

نائل، جو صوفے پر بڑے آرام سے بیٹھا شوز پولش کر رہا تھا، ہنستے ہوئے فلسفیانہ انداز میں بولا:

بھائی، انسان کے کپڑوں کی استری سے ہی تو اس کے حال کا پتا چلتا ہے۔ کپڑے شاندار" ہوں تو سمجھو بندہ خود بھی شاندار ہے، ورنہ بس...ڈھکا چھپا ملبوس..

شیری نے استری ایک دم رکھ دی اور ہاتھ کمر پر رکھ کر طنزیہ انداز میں کہا

واہ جی واہ! کیا فلسفہ جھاڑا ہے۔ مطلب کپڑوں میں شکن ہو تو بندہ ٹوٹا پھوٹا انسان ہے؟ بھائی، اتنی پرفیکشن چاہیے تو، تو شادی کر لے، اپنی بیوی لے آنا، جو تیرے کپڑے یوں استری کرے کہ دیکھنے والا کہے: واہ، لگتا ہے بیوی نے شوہر کو سر آنکھوں پر بٹھا رکھا ہے

یار بیوی سے میں کپڑوں کا کام تھوڑی کرواؤں گا...اُس کے ساتھ تو صرف رومینس کروں گا۔"نائل نے جوتا چمکاتے ہوئے مسکرا کر کہا

شیری نے فوراً استغفار پڑھتے ہوئے، استری زور سے میز پر ماری اور مصنوعی سنجیدگی کے ساتھ بولا

توبہ استغفر اللہ! شرم نہیں آتی تمہیں؟اس معصوم بچے کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔

:نائل نے قہقہہ لگایا اور انگلی سیدھی کر کے شیری کو چھیڑا

یہی معصوم بچہ کل رات کلب میں جیسیکا کی منہ بھر بھر کے تعریفیں کر رہا تھا۔اُس وقت" شرم کہاں مر گئی تھی۔

شیری نے بغیر ذرا سا بھی شرمائے، استری دوبارہ کپڑوں پر چلاتے ہوئے دھیما سا قہقہہ لگایا اور ڈھیٹ انداز میں بولا

او بھائی، لگ بھی تو اتنی پیاری رہی تھی! تعریف نہ کرتا تو کیا کرتا۔"

نائل نے فوراً تالی بجائی اور طنزیہ لہجے میں بولا۔۔

واہ بھائی واہ! اس ڈھیٹ پن کو سلام...بے شرمی بھی اگر فن ہوتی تو تم استاد ہوتے"

کمرے میں دونوں کے قہقہے گونج اٹھے۔

اسی دوران اسفند باہر نکلا، ہاتھ میں اپنی جیکٹ لیے۔ بال پرفیکٹلی سیٹ اور چہرے پر بھرپور مسکراہٹ

یار، یہ جیکٹ اس ڈریس کے ساتھ کیسی لگ رہی ہے

شیری نے فوراً تمبس اپ دیا۔

باس کمال لگ رہا ہے، کسی رائل ویڈنگ کے دولہا سے کم نہیں۔

نائل نے شرارت سے جملہ کسا۔

ہاں بھئی، لگ تو ایسے رہا ہے جیسے ہم کسی رائل ویڈنگ میں جا رہے ہیں

شیری نے قہقہہ لگا کر کہا۔

رائل ویڈنگ کا تو پتہ نہیں، لیکن رائل برتھڈے ضرور ہے۔ آخر آج خان صاحب کا برتھڈے ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفند نے ہنستے ہوئے سر ہلایا، لیکن آنکھوں میں ہلکی سی سنجیدگی اتر آئی

بر تھڈے ہے... لیکن دیکھتے ہیں کتنے لوگ یاد رکھتے ہیں

نائل نے فوراً مسکرا کر کہا۔۔

تو پھر سن لو، آج ایک خاص سرپرائز بھی ہے میری طرف سے۔۔

اسفند نے چونک کر پوچھا۔

سرپرائز؟ کیسا سرپرائز

نائل نے شوخی سے آنکھ دبائی۔

سرپرائز اصل میں تو سرپرائز ہی رہنا چاہیے لیکن چلو بتا دیتا ہوں۔ آج پارٹی میں وہ حجابی گرل بھی آنے والی ہے۔

اسفند لمحے بھر کو رک گیا، جیکٹ ہاتھ میں رہ گیا، آنکھوں میں حیرت کی جھلک اتر آئی

کیا وہ, تمہیں کیسے پتہ ؟ اور وہ آئے گی ہی کیوں امپاسبل ؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نائل نے فخر سے سینہ تان کر کہا۔

امپاسبل کو پاسبل بنانا نائل مرزا کا کام ہے۔اور مجھے انایا پر پورا یقین ہے، وہ اسے ضرور لے آئے گی.

شیری نے موقع غنیمت جانا اور شرارت سے نائل کی طرف اشارہ کیا

ہاہا...نائل بھائی، لگتا ہے آپ انایا پر زیادہ ہی یقین رکھتے ہیں...یا پھر یوں کہوں کہ یقین سے کچھ بڑھ کر

نائل نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا

She is just my friend

خبردار! زیادہ زبان نہ چلا"..

ہاں، ہاں، شروع میں سب دوست ہی ہوتے ہیں۔ شیری نے اس کی کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اسفند نے ہلکا سا مسکرا کر بات بدل دی، لیکن اندر ہی اندر اُس کی آنکھوں میں ایک انجانی سی چمک جاگی

یار، وہ ایسی محفلوں میں نہیں آتی۔ مجھے پتا ہے۔ لیکن... عجیب بات ہے...دل کہہ رہا ہے شاید آجائے

شیری نے ہنستے ہوئے کہا

بھائی، یہ تمہارے دل کا مسئلہ ہے... لیکن سچ یہ ہے کہ اُس کے سامنے تمہارا اٹیٹیوڑ غائب" ہو جاتا ہے۔ جہاں لڑکیاں تمہاری لک سے ہی متاثر ہو جاتی ہیں، وہیں اُس کے سامنے تم خود جا کے بات کرتے ہو اور پھر بھی کوئی انٹرسٹ نہیں لیتی

اسفند نے ایک پل کے لیے سنجیدگی اختیار کی، پھر ہلکی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔

لڑکیاں یا تو ایمپریس ہوتی ہیں یا او بسیسیڈ یہ جو درمیان والی ہوتی ہیں نا، یہی دل کا بیڑا غرق کرتی ہیں۔۔

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی، پھر تینوں کے قہقہے فضا میں گونجنے لگے

۔رات کی خنکی میں لندن کی تین منزلہ عمارت کا رووف ٹاپ جگمگا رہا تھا

رنگ برنگی نیون لائٹس، بلند آواز میں چلتا ہوا میوزک، اور ہوا میں ملے ہوئے پرفیوم اور

— سموک کی ملی جلی خوشبو

ہال میں رنگین روشنیوں اور قہقہوں کا شور تھا، مگر جیسے ہی دروازہ کھلا اور انایا کے ساتھ

۔میرت اندر آئی... لمحہ تھم سا گیا

میرت سادہ مگر باوقار لباس میں، حجاب کی نزاکت اوڑھے، آنکھوں میں انجانی معصومیت

۔لیے چلتی آئی۔اُس کی چال میں وہ سکون تھا جو شور میں بھی دل کو خاموشی دے

جیسے ہی وہ انیّا کے ساتھ اوپر پہنچی، اُس کی نظریں چاروں طرف بھٹکنے لگیں۔ لڑکے لڑکیاں

ماڈرن آوٹ فٹس میں بے فکری سے ناچ رہے تھے، ہاتھوں میں گلاسز، کچھ ڈانس فلور پر

۔جھوم رہے تھے، کچھ ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفی سے ہنس رہے تھے

میرت کے قدم جیسے ٹھٹھک گئے۔اُس نے آنکھوں میں خفگی اور حیرت لیے فوراً انایا کی

۔طرف دیکھا

۔"یہ کیا ہے، انایا؟" اُس کی آواز مدھم تھی مگر لہجہ سخت

"تم نے کہا تھا برتھ ڈے پارٹی ہے... یہ؟ یہ تو کسی کلب جیسا ماحول لگ رہا ہے"

انیّا نے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پر بے نیاز مسکراہٹ بکھیر دی، ہاتھ سے بالوں کو جھٹکا دیا اور کندھے اچکا کر بولی۔

ارے یار... برتھ ڈے پارٹی ہی ہے نا! آج کل پارٹیز ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تھوڑا میوزک، تھوڑا ڈانس... تھوڑا گلیمر۔ چِل کرو، ریلیکس کرو، تمہیں بھی مزہ آئے گا۔۔"

میرت نے بے چینی سے ارد گرد نظر ڈالی۔ سامنے دو لڑکیاں سیلفیز بنا رہی تھیں، ایک کونے میں دو لڑکے بلند آواز میں باٹلز کلَیش کر کے "چیئرز" کہہ رہے تھے۔ میرت کا دل جیسے سکڑ گیا۔

۔"یہ مزہ ہے تمہارے لیے؟"اُس نے آنکھیں سکیڑ کر کہا

۔یہ شور، یہ بے حجابی... یہ بے تکلفی؟ یہ تو... یہ تو مجھے گھٹن دے رہی ہے، انایا۔۔

انایا نے فوراً اُس کا ہاتھ پکڑا، اور ہنستے ہوئے قریب کھینچ لیا۔۔

اوہ خدا کی بندی، تو ہمیشہ اتنی سیریس کیوں رہتی ہے؟ کبھی تو دل کھول کر جی لیا کرو۔ یہ لندن ہے، لاہور نہیں! یہاں اگر تم نے ان سب چیزوں کو ایکسپیرینس نہیں کیا تو سمجھو... آدھی لائف مس کر دی۔"

۔میرت نے گہری سانس لی، جیسے اس شور کو اندر جانے سے روکنا چاہتی ہو

انایا...میں جانتی تھی یہاں آکر چیزیں مختلف ہوں گی۔ لیکن یہ؟ یہ تو...یہ تو میرے لیے ہیل جیسا ہے۔

انیّا نے ڈرامائی انداز میں سر پکڑ لیا اور بیڈ پر بیٹھنے کا انداز بنا کر کہا۔۔

ہائے اللہ! یہ لڑکی! دیکھو، تمہارے لیے برتھ ڈے پارٹی کا مطلب کیا ہے؟ بس کیک کٹ، دو موم بتیاں اور ڈھیر ساری ہوم میڈ کھچڑی؟ یہ لندن ہے بی بی، یہاں برتھ ڈے پارٹیز میں 'وائبز' ہوتی ہیں۔۔

میرت نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

وائبز؟ یہ شور، یہ شورٹ ڈریسز، یہ بے حسی؟ اگر یہ وائبز ہیں تو میں ان کے بغیر ہی خوش ہوں۔۔

انایا نے فوراً اُس کے دونوں ہاتھ تھام لیے، آنکھوں میں نرمی لے آئی۔۔۔

میری جان... کبھی کبھی اپنی کمفرٹ زون سے نکلنا پڑتا ہے۔ ورنہ دنیا کی سب خوشیاں ہم سے گزر جاتی ہیں اور ہم بس دوسروں کو انجوائے کرتا دیکھتے رہ جاتے ہیں۔۔۔

میرت نے ہلکی مسکراہٹ دبائی اور آہستگی سے کہا۔

انایہ، تمہارے لیے یہ سب آسان ہے۔ لیکن میرے لیے یہ... جیسے اپنی روح کے خلاف "
"۔چلنا ہے

انیّا نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

ارے یار، ریلیکس! یہ سب بس دکھاوا ہے۔ تم زیادہ سیریس مت لو۔ چلو، ایک کونے میں چلتے ہیں، شور کم ہوگا۔۔

میرت نے بے زار سی نظر ہال پر ڈالی اور سر جھٹک دیا۔۔

مجھے لگ رہا ہے غلطی کر دی یہاں آکر۔ مجھے تمہاری بات ماننی نہیں چاہیے تھی۔

انایا نے اس کی بات ان سنی کر دی، جیسے اسے عادت ہو۔ دونوں کونے کی طرف بڑھ ہی رہی تھیں کہ اچانک سامنے سے شیری اور نائل آ گئے۔

شیری نے حسبِ عادت بانہیں کھول کر خوش مزاجی سے کہا۔

اوہو! آخر کار محفل کی رونق آ ہی گئی۔ خوش آمدید خواتین!!!

نائل کی نظریں سیدھی انایا پر ٹکی تھیں۔ اس نے صرف ایک مختصر سا سلام کیا، پھر انایا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

سچ کہوں تو...اب لگ رہا ہے پارٹی شروع ہوئی ہے۔

انایا نے چھیڑتے ہوئے جواب دیا۔

یعنی پہلے پارٹی بورنگ تھی۔۔؟؟

نائل نے تھوڑا جھک کر سرگوشی جیسے لہجے میں کہا۔

" تمہارے بغیر واقعی بورنگ تھی"

شیر ی نے فوراً موقع غنیمت جان کر میرت کی طرف اشارہ کیا۔۔

اور آپ؟ آپ تو لگ رہا ہے جیسے پارٹی میں نہیں، کسی ایگزیم حال میں آگئی ہیں۔اتنے سیریس ایکسپریشن۔!!

میرت نے سیدھی نظر ڈال کر ٹھنڈے لہجے میں کہا

آپ کو کس نے کہا تھا کہ میرے ایکسپریشن کا تجزیہ کریں..؟

شیر ی نے فوراً دونوں ہاتھ اوپر کیے، جیسے سرنڈر کر رہا ہو،اور نائل کو آنکھ مارتے ہوئے ہنس پڑا۔

لگتا ہے یہ خاتون ہمیں بہت ٹف ٹائم دینے والی ہیں

ہال میں شور بڑھتا جا رہا تھا۔ موسیقی کی تیز دھڑکن، ہنسی، قہقہے، رنگین روشنیوں کی چکاچوند——سب کچھ ایک بے ترتیبی سا منظر پیش کر رہا تھا۔ میرت انایا کے ساتھ کھڑی تھی، مگر اس کے چہرے پر بے چینی صاف جھلک رہی تھی۔ وہ بار بار اپنی چادر سنبھال رہی تھی ۔جیسے یہ ماحول اس کے لیے تنگ ہو

اچانک... دروازے کے پاس سے ایک بلند قامت وجود اندر داخل ہوا۔ کالے سوٹ پر ہلکی نیلی جیکٹ، بال سلیقے سے جمے ہوئے، اور آنکھوں میں وہی شوخ مگر مغرور چمک——اسفند ۔یار خان

۔جیسے ہی اس کی نگاہیں ہجوم کو چھانٹتی ہوئی آئیں، وہ ٹھہر گئیں

۔سامنے... میرت

سادہ مگر پر وقار لباس میں، اپنے حجاب کے ساتھ۔ شور اور ہجوم کے بیچ بھی وہ الگ نظر آ رہی ۔تھی، جیسے روشنی کا ایک ٹکڑا اندھیروں میں کھڑا ہو

۔اسفند لمحے بھر کو بالکل ساکت ہو گیا۔ ہاتھ میں پکڑا گلاس جیسے بوجھل ہو گیا، سانس تھم گئ

۔شیری نے چونک کر اسفند کو دیکھا، پھر فوراً انائل کو کہنی ماری

"۔خان کے قلعے پر پہلا حملہ ہو گیا

اور لگتا ہے یہ قلعہ بغیر جنگ کے ہتھیار ڈال دے گا۔" نائل نے چپکے سے، ہنسی روکتے "

۔ہوئے کہا

۔اسفند اب بھی نظریں ہٹانے کے قابل نہ تھا

:شیری نے قہقہہ روکنے کی ناکام کوشش کی اور نائل کے کان میں کہا

یہ وہی خان ہے نا جو کہتا تھا، 'ایک اشارہ دوں تو حسین سے حسین لڑکی قدموں میں آ "

"?' جائے

"۔ہاں... مگر آج خان صاحب خود ایک نظر پر قدموں سے زمین کھو بیٹھے ہیں"

،شیری اور نائیل اب بھی قہقہوں میں مصروف تھے جب اسفند نے آہستہ سے گلاس رکھا

چند لمحے ان دونوں کو دیکھا——پھر بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او بھائی، کہاں جا رہا ہے تُو؟" نائیل نے آواز دی۔

اسفند نے ہلکی سی مسکراہٹ دی، "جہاں جانا چاہیے...وہیں۔"

اس کے قدم آہستہ آہستہ اُس کی طرف بڑھنے لگے——میرت ایک کونے کی میز کے پاس

بیٹھی تھی۔ سفید فینسی عبایہ، جس پر باریک سنہری کڑھائی چمک رہی تھی۔ سر پر ہلکا سا ریشمی

حجاب، جو اُس کے چہرے کے گرد ایک نرم ہالہ سا بنا رہا تھا۔ چہرے پر کوئی دکھاوا نہیں، مگر سادگی میں وہ خوبصورتی تھی جو نظر کو روک لیتی ہے۔ ہاتھ میں موبائل، مگر آنکھیں کہیں اور تھیں — شاید کسی سوچ میں، یا شاید کسی احساس کے حصار میں۔

اسفند آہستہ قدموں سے آکر ٹھیک اس میز کے سامنے رُکا، پھر بغیر اجازت لیے اُس کی مقابل والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

میرت نے موبائل سے نظریں اٹھائیں — اور لمحہ ایک دم ٹھہر سا گیا۔ سامنے وہی چہرہ... وہی مغرور مسکراہٹ، مگر آج اُس میں کچھ بدلا ہوا تھا۔ آنکھوں میں وہ شوخی نہیں تھی، وہ طنز نہیں، وہ ضد نہیں — آج اُس کی آنکھوں میں کچھ اور تھا، کچھ خاموش، کچھ گہرا، کچھ ایسا... جو دل کی دیواروں کو ہلا دے۔

نگاہیں ٹکرائیں۔

ایک لمحہ۔

دو آنکھیں۔

دو دنیائیں۔

ایک کی آنکھوں میں حیرت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں صرف محبّت۔۔

Clubb of Quality Content

اِس ایک لمحے نے دو دنیاؤں کا فاصلہ مٹا دیا۔

میرت کے دل میں ایک انجان سا ارتعاش اُٹھا۔

وہ نظریں ہٹانا چاہتی تھی مگر خود ہی رک گئی۔ کیا یہ وہی شخص تھا؟ وہی جو ہمیشہ مذاق اڑاتا تھا؟

یہ نگاہ تو کسی اور کہانی کی لگتی تھی...

اُس کے لب ملنے ہی والے تھے کہ اسفند بول پڑا، مدھم، شوخ، مگر عجیب سنجیدگی کے ساتھ:

"آخر کار آپ ہمارے فقیر دل کی سلطنت میں وارد ہو ہی گئیں۔

میرت نے اسے گھورا وہی تیکھا، صاف، کاٹتا ہوا انداز۔

اسی لمحے دو بے حد ماڈرن لڑکیاں، اونچی ایڑیوں اور مہنگے پرفیوم کی خوشبو لیے، اسفند کے بالکل پاس سے گزریں۔ دونوں نے مسکرا کر "ہائے" کہا۔ اسفند نے بھی آہستہ، شائستہ سا "ہائے" لوٹایا۔

میرت نے یہ منظر دیکھا تو اس کے لبوں پر طنزیہ ہنسی ابھری۔ وہ ہاتھ باندھ کر بولی:

"دل تو آپ کا لگتا ہے... ہر راہ چلتی پر نثار ہو ہی جاتا ہے۔ سلطنتیں بنانے کا شوق چھوڑ دیں، پہلے خود کو ہی سنبھال لیں۔"

اسفند نے اس بار پوری توجہ سے اسے دیکھا، آنکھوں میں معمولی سی گہرائی اور ہنسی اکٹھی چمکی۔

"سب پر نہیں..." وہ آہستہ بولا،

"صرف آپ پر۔ جو دل میں اترنے کا سلیقہ جانتی ہیں۔"

میرت کے گال اگلے ہی لمحے سرخ ہو گئے۔ وہ نظریں چرانے لگی—— مگر اسفند کی نظریں ایک پل کے لیے بھی نہ ہٹیں۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا... جیسے وہی حقیقت ہو، دنیا کی باقی سب چیزیں جھوٹ۔

اس کی مسلسل تیکھی، بے باک نظریں میرت کی ہمت توڑنے لگیں۔

وہ گڑبڑا کر، غصے سے، شرم کے ساتھ بولی:

"تم... تم نا... میری سوچ سے بھی زیادہ بد تمیز ہو!"

اسفند نے آہستہ سے سر کو ایک طرف جھکایا، اِس کے ہونٹ وکٹری والی مسکراہٹ سے اٹھے۔۔

"اور آپ... میری سوچ سے بھی زیادہ حسین۔" کافی مشکل مقابلہ ہے، ملکہ."

میرت نے پہلے اسے گھورا, وہی گھورنا جس میں غصہ بھی تھا، حیرت بھی،اور ''یہ بندہ ہے کیا؟'' والا سوال بھی۔

پھر جیسے اپنے ہی غصے کو قابو کرنے کے لیے گہری سانس لی——

کندھے اوپر نیچے ہوئے——

اور وہ پرس کھولنے لگی، موبائل نکالتے ہوئے سخت لہجے میں بولی:

"''بس....بہت ہو گیا۔

میں ابھی ماموں کو فون کرتی ہوں!''

وہ موبائل نکالتے ہوئے برہم لہجے میں بولی——

''پوچھتی ہوں کہ آخر اسی مسٹر فلرٹی کو کیوں بھیجا تھا مجھے لینے؟

وہ تمہیں نہ بھیجتے، نہ ہماری ملاقات ہوتی، نہ تم جیسا چپکو میرے پلے پڑتا!''

اسفند نے ہونٹ دبا کر ہنسی روکی——پھر آہستہ سے، جیسے اسے چھیڑنے میں مزہ آرہا ہو، بولا:

"اچھا؟ ابھی تو پلے پڑا بھی نہیں...یہ حالت ہے، بعد میں کیا کرو گی، لڑکی؟"

میرت فوراً رکی۔

آہستہ سے اس کی طرف پلٹی — آنکھیں تنگ، سانس بھاری، بلکل ویسے جیسے اُس کی برداشت آخری لائن پر کھڑی ہو۔

"کیا کہا تم نے؟"

اسفند نے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے، جیسے مکمل آرام میں ہو، جیسے اس کے غصے سے کسی حد تک محظوظ ہو رہا ہو۔

"میں کہہ رہا ہوں — ہاں ہاں، فون کرو۔

پوچھو ماموں سے...اور یہ بھی پوچھنا کہ تمہارے بارے میں کیا نَصیحتیں کر رہے تھے۔"

میرت کی آنکھیں ایک لمحہ کو حیرت سے بڑی ہوئیں، چہرے کا رنگ غصے اور الجھن کے بیچ کہیں اٹک گیا۔

"میرے بارے میں؟

اور تمہیں کیوں؟"

دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ ٹیبل پر ایک چھوٹا سا سفید گلدان رکھا تھا، جس میں تین چار سرخ گلاب کھڑے تھے۔

ہال کا شور پیچھے دھندلا رہا تھا، مگر اس میز پر ماحول عجیب سا گرم ہو چکا تھا۔

Clubb of Quality Content

اسفند نے کرسی پر سیدھا ہوتے ہوئے کہا:

"ہاں تو... بات سیدھی سی ہے، تم اپنے ماموں کی اکلوتی بھانجی، پہلی بار ایک انجان ملک، ایک انجان شہر جا رہی ہے۔ تو ظاہر ہے... کوئی اپنا پاس ہو گا، تب ہی وہ سکون سے رہیں گے نا۔"

میرت فوراً چونکی۔ اس نے حجاب کا کونا ذرا سا سیدھا کیا، اور آنکھیں تنگ کر کے بولی:

"ایک منٹ——اپنا؟

کیا کہا تم نے؟ اپنا؟

کیسے؟

کب؟

کس حساب سے تم میرے اپنے ہو گئے؟

جہاں تک مجھے یاد ہے تم تو صرف ماموں کے کسی امیر دوست کے بگڑے ہوئے نواب زادے ہو۔

رائٹ؟"

اسفند کے چہرے پر ذرا بھی ناگواری نہ آئی۔ نہ غصہ، نہ حیرانی——صرف سکون، جیسے اسے اندازہ تھا یہ مکالمہ اسی موڑ پر آ کر رکے گا۔

وہ آہستہ سے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتا ہے، پھر گلدان کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک سرخ گلاب نکالتا ہے۔ پھول کو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر دو تین لمحے چپ چاپ دیکھتا رہا۔—

جیسے اس کی خوشبو میں کوئی بات چھپی ہو جو وہ کہنا چاہتا ہے۔

پھر وہ گلاب میرت کی طرف بڑھایا۔اس کی آواز لگی جیسے وہ سیدھے دل سے نکل رہی ہو:

"سہی کہا ابھی کوئی رشتہ نہیں ہے... لیکن مستقبلِ قریب میں تُو ہو گا نا؟"

میرت نے اس کی طرف ایک تیز، سیدھی، کاٹ دار نظر ڈالی۔

پھر اُس گلاب کو جو اسفند نے اِس کی طرف بڑھایا ہوا تھا، ہاتھ میں لیا، زور سے مروڑا، اور بے رحمی سے ٹیبل کے کونوں سے باہر پھینک دیا۔

لمحہ ایک دم خاموش ہو گیا۔

اسفند نے گرے ہوئے پھول کو دیکھا، پھر میرت کو ایسی نظر کے ساتھ جیسے کہہ رہا ہو "پھول کا آخر قصور کیا تھا...؟"

"دیکھو Mister—"میرت نے سخت لہجے میں کہا

اسفند نے فوراً ٹوکا،

چہرے پر وہی پر سکون مگر خطرناک سی مسکراہٹ:

"اسفند۔"

میرت کی بھنویں چڑھ گئیں۔

"کیا؟"

اسفند آہستہ سے، جیسے ہر حرف کا مزہ لے رہا ہو۔

"اسفندیار خان"

میرت نے تیز سانس کھینچی، اور پوری غصے کے ساتھ بولی:

دیکھیے مسٹر خان۔۔۔۔۔۔

اسفند کرسی سے ذرا سا جھکا، اور اس کی بات کاٹ کر آہستہ مگر پوری شوخی سے بولا:

"دیکھ ہی تو رہا ہوں... بلکہ سچ کہوں تو... ابھی میرے پاس دیکھنے کے سوا اور کوئی اختیار... ہے بھی نہیں۔"

میرت کا چہرہ غصّے سے لال پڑ گیا۔ اسفند کی اس نظریاتی بے شرمی نے اس کی برداشت چیر دی۔

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی، پرس مضبوطی سے پکڑا اور ایک تیز جملہ اُس پر پھینکنے ہی والی تھی کہ —

اچانک پورا ہال گہری تاریکی میں ڈوب گیا۔

ٹَھک——

ایک بھاری آواز گونجی، پھر پورا ایونٹ ہال لمحہ بھر کے لیے سانس روک کر ساکت ہو گیا۔

مہمانوں میں بے چینی پھیل گئی۔ کچھ نے موبائل نکالے، کچھ نے حیرت سے سر اٹھایا۔

ایک پل کو ایسا محسوس ہوا جیسے پوری دنیا رک گئی ہو۔

اسفند خاموشی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور جیب سے موبائل نکال کر ٹارچ آن کی——

موبائل کی روشنیوں میں اس کے چہرے کا آدھا حصہ روشنی میں، آدھا سائے میں...ایک فلمی سین کی طرح۔

پھر ٹِک!

اوپر سے ایک تیز اسپاٹ لائٹ سیدھی آ کر اسفند پر گری۔

پورا ہال مکمل اندھیرے میں، اور درمیان میں صرف اسفند——جیسے کوئی فلم کا ہیرو اپنی پہلی انٹری دے رہا ہو۔

اس لمحے اسپیکر سے شیری کی ڈرامائی آواز ابھری:

"لیڈیز اینڈ جینٹلمین...

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

روشنیوں کے درمیان موجود ہیں ہمارے ان آفیشل ہیرو ـــــ اسفندیار خان!"

ہجوم میں کھلکھلاہٹ دوڑ گئی۔

اسفند نے شرمندگی سے ماتھے پر ہاتھ رکھا، مگر اسپاٹ لائٹ اس کے گرد ایسے گھوم رہی تھی۔ جیسے وہ واقعی کوئی آن-اسکرین ہیرو ہو۔

پھر نائل کی شوخ آواز گونجی:

"خان صاحب! پہلی بار اسپاٹ لائٹ میں اتنا سیریس دیکھا ہے...

کوئی اسپیشل بات تھی کیا؟"ہال میں ہنسی کا شور گونجا

شیری کی آواز اُبھری۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹلمین...

اس حیرت انگیز، شرمناک مگر پھر بھی رائل انٹری کے بعد۔اب وقت ہے آج کے کرمنل آف دی ڈے کو وش کرنے کا!۔۔

نائل نے فوراً مزید اضافہ کیا:

"Heart-breaker of London Campus بھی!"

پیچھے لڑکیوں کی "اوہ" کی آواز آئی۔۔۔

Clubb of Quality Content

اسفند نے ہاتھ جیبوں میں ڈال کر معصوم سا چہرہ بنایا:

"میرے خلاف سازش ہو رہی ہے، میں کنفرم کر رہا ہوں۔" ہال پھر ہنس پڑا۔

نائل مائک تھامے آگے بڑھا اور چھیڑتے ہوئے بولا:

"آیئے، میں ان صاحب کے بارے میں چند سچے جملے عرض کرتا ہوں جن کا آج جنم دن ہے—

"وہ شخص جو صبح 11 بجے اٹھ کر کہتا ہے: یار آج تو میں بہت productive رہا ہوں!

"وہ بندہ جسے محبت کا 'م' بھی نہیں لکھنا آتا لیکن flirting میں M-Phil کی ہوئی ہے!"

پورا ہال قہقہوں سے بھر گیا۔

اسفند نے ہنستے ہوئے ہاتھ اٹھایا:

"اوئے مرزا، تھوڑی عزت دے دے یار... میں برتھڈے بوائے ہوں۔

نائل نے فوراً کہا:

"عزت تو تیرے پاس پہلے ہی بہت ہے... چار لڑکیاں آتے ہوئے 'ہائے اسفند' کر رہی تھیں، ہمیں تو اب اپنی پرسنالٹی پر شک ہو رہا ہے!"

ہال سے "Oooooh!" کی آواز آئی۔

شیری نے اسفند کی طرف دیکھ کر آخر میں نرم مگر مینگفل جملہ کہا:

"لیکن سچ یہ ہے کہ اسفند وہ شخص ہے جس پر دوست جان بھی قربان کر دیں...اور دشمن...سامنا کرنے کی خواہش بھی نہ کرے۔"

ہال پر سکون ہو گیا۔

یہ جملہ دل سے نکلا ہوا تھا۔

اچانک پوری روشنی ایک جھٹکے سے آن ہو گئی۔ موسیقی بلند ہوئی۔ پورا ہال سیٹیوں اور تالیون سے گونج اٹھا۔

نائل نے آواز لگائی:

"Ladies & Gentlemen...

Please welcome the birthday boy—

Asfand Yaar Khan!"

اسفند ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ —— دل کے کسی کونے میں ایک تیز احساس جاگا۔۔

"میرت..."

وہ فوراً پلٹا۔ جوں ہی اس نے پیچھے ٹیبل دیکھا——کرسی خالی۔ صرف گلاس میں آدھا پانی...اور میرت کا سلیقے سے رکھا ہوا ٹشو۔

"وہ کہاں گئی؟"

اس کا دل عجیب سا بھاری ہوا۔ اس نے پورا ہال گھوم کر دیکھا——دائیں، بائیں، ہر طرف—— مگر وہ کہیں نہیں تا

اسی دوران اسٹیج پر شری اب بھی مائک پر بول رہا تھا:

"تو جناب! اب ہم——ارے اسفند کہاں دیکھ رہے ہو؟

ادھر ادھر لڑکیاں نہیں بھاگ رہیں، پریشان نہ ہو!.

ہال میں ہنسی گونجی لیکن اسفند نے کچھ نہیں سُنا۔ اس کے کانوں میں شری کی آواز بس دور کی بازگشت بن گئی تھی۔

اس کی نظریں اب بھی ہال میں ہی بھٹک رہی تھیں ایک بے قراری کے ساتھ، جسے وہ خود بھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ کہاں گئی...؟

اتنی جلدی کیسے...؟

پھر اس کی نظر انایہ پر پڑی۔

وہ دور کھڑی تھی، مگر اس کی نظریں بھی پریشان ہو کر میرت کو تلاش کر رہی تھیں۔

نائل کی آواز بلند تھی، مگر اسفند کے کانوں میں سب دھندلا ہو چکا تھا۔

اس نے فوراً انایا کی طرف قدم بڑھائے اور فوراً پوچھا:

"میرت کہاں ہے؟"

انایا چونک گئی، گھبرا گئی، آنکھیں نم ہوئی۔۔

"اسفند...وہ یہی تھی، لاسٹ ٹیبل پر! تم بھی تو اس کے سامنے بیٹھے تھے... تھوڑی دیر کے لیے لائیٹ آف ہوئی، اور جیسے ہی آن ہوئی...وہ نہیں تھی!"

شیری اور نائل بھی جلدی سے وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے؟ شیری نے کہا۔

انایا نے پلکیں جھپکیں، آنسو بھر آئے تھے، "میرت...یہاں نہیں ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفند کی سانس بھاری ہوئی—جیسے غصہ ضبط کر رہا ہو، مگر پھر بھی پریشانی سے نکل نہیں پا رہا۔

شیری نے انایہ سے پوچھا۔

"تم نے دیکھا نہیں وہ کہاں گئی؟"

انایا تقریباً رو دینے کے قریب تھی، اس نے کپکپاتی آواز میں کہا:

"میں نے اوپر چیک کیا۔۔۔۔

ٹیرس، بالکنی یہاں تک کہ واشروم بھی کہیں نہیں ہے! اسفند وہ لڑکی کہیں نہیں ہے۔۔

اسفند کا جبڑا سخت ہو گیا۔ پریشانی اس کے چہرے پر واضح تھی۔

"انایا!

"تم لائی تھی اسے یہاں، انایا، تمہیں ہی نظر رکھنی تھی اس پر!"

انایا کی آنکھیں بھر آئیں۔

میں... میں نے تو—میں نے تو بس دو منٹ کے لیے... مجھے نہیں پتا وہ کہاں—

میں نے... میں نے واقعی نہیں دیکھا وہ کب گئی۔

اسفند نے سختی سے سانس کھینچی، اور الجھن اور غصے کے بیچ بولا۔

Clubb of Quality Content

“انایا! ایک لڑکی اکیلی کہیں بھی جا سکتی ہے؟ تمہیں پتا ہے وہ ابھی شہر تک نہیں جانتی ——اور تم——

نائل فوراََ بیچ میں آیا اس نے انایا کو اپنے پیچھے کیا، اور سخت لہجے میں اسفند کی طرف دیکھا:

“اوئے بس کر، خان!”

اسفند اسے گھورنے لگا، مگر نائل نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

"انایا رونے والی ہے، اور تُو اس پر چلا رہا ہے؟ وہ خود ڈری ہوئی ہے —— تجھے لگتا ہے اس نے جان بوجھ کر اسے گم کیا ہے؟”

شیری جلدی سے اسفند اور نائل کے درمیان آیا۔۔

تم دونوں لڑنہ پڑو، پہلے سوچتے ہیں وہ گئی کہاں ہو سکتی۔۔؟؟

اور اسفند تو ذرا سانس لے!۔۔ ہو سکتا ہے وہ ہاسٹل چلی گئی ہو؟ یہاں رش بہت ہے، شاید گھبرا گئی ہو ممکن ہے، ریلیکس کرو۔

انایا غصے، خوف اور جھنجھلاہٹ سے پھٹ پڑی:

"ہاسٹل؟

اسے راستے تک نہیں معلوم! یہ جگہ ہاسٹل سے بہت دور ہے —— وہ اکیلی کیسے جا سکتی ہے؟"

یہ جملے سیدھے اسفند کے دل میں تیر کی طرح اترے۔

وہ بہت آہستہ، سانس ضبط کر کے بولا:

"اُسے... راستہ نہیں پتا..."

وہ اچانک مڑ کر تیز قدموں سے باہر نکلا۔ سیڑھیوں پر اترتے ہوئے اس کے قدموں کی چاپ جیسے خالی ہال میں گونجنے لگی۔ گھڑی کی سوئیاں تھم سی گئیں تھیں—بس اسفند کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

دروازے سے نکلتے ہی وہ سیدھا ریسیپشن ڈیسک کی طرف بڑھا۔ سیکیورٹی گارڈ حیرت سے کھڑا ہو گیا، جب اسفند نے تیز مگر قابو میں لہجے میں کہا:

"سنو، ابھی کوئی لڑکی یہاں سے باہر گئی ہے؟ پنک حجاب، وائٹ عبایا میں... وائٹ کلچ تھا ہاتھ میں؟"

گارڈ نے چند لمحے سوچ کر نفی میں سر ہلایا۔

"سر ہم نے کسی کو باہر جاتے نہیں دیکھا۔"

اسفند کے چہرے کے رنگ بدلنے لگے۔ اس نے گہری سانس لی، پھر پر سکون رہنے کی کوشش کی—مگر ناکام۔

کیمرا فوٹیج دکھاؤ روف ٹاپ کی، immediately!"

گارڈ نے فوراً ہیڈ گارڈ کو کال کی۔ کچھ ہی دیر میں سی سی ٹی وی روم کا دروازہ کھلا، اور اسفند اندر داخل ہوا۔

چھوٹی سی ڈارک روم، دیوار پر لگے سکرین، ہر سکرین پر مختلف پارٹی حال، ٹیرس کوریڈور۔۔

وہ نظریں گاڑ کر دیکھتا رہا۔ ایک لمحے کو اسے لگا جیسے سفید عبایہ کا سایہ اسکرین پر جھلکا ہو، مگر اگلے لمحے غائب۔

زوم کرو! وہ کارنر... نہیں، لیفٹ سائڈ—ہاں وہی!"

ویڈیو زوم ہوئی، مگر منظر دھندلا گیا۔۔اس نے پیشانی پہ ہاتھ رکھ لیا۔

نائل جو پیچھے آچکا تھا پریشانی سے بولا، "کچھ ملا؟"

اسفند نے کرسی سے اٹھتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔ "نہیں... کچھ نہیں۔ جیسے وہ آئی تھی، ویسے ہی غائب ہو گئی۔"

نائل نے بات ہلکی کرنے کے انداز میں کہا: "خان، وہ کوئی جن نہیں ہے، مل جائے گی۔ ریلیکس کرو۔"

مگر اسفند کی نظریں ساکت ہو گئیں۔ایک لمحے کے لیے اس کے دماغ میں بجلی سی کوندی—

پھر وہ اچانک سیدھا ہوا۔

"Club!"

انیایا نے چونک کر کہا، "کیا؟"

"سیکنڈ پورشن میں کلب ہے نا...شاید—"

"نہیں! وہ ایسی جگہ نہیں جا سکتی، خان! میرت...وہ ڈفرنٹ ہے، اسے اس ماحول سے نفرت ہے!" انایا نے چونک کر کہا۔

اسفند کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے گہرا سایہ اتر آیا۔ "اگر وہ ڈفرنٹ ہے، تو کسی نے اسے مجبور کیا ہو گا...اور اگر میں جو سوچ رہا ہوں، وہ سچ نکلا—تو بہت برا ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا نکل گیا۔ انایا اور نائل پیچھے پیچھے۔

کلب کے باہر سیکیورٹی ٹائیٹ تھی۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا، تیز موسیقی، دھندلے لائٹس، اور رقص کرتے لوگوں کا ہجوم—مگر اس کی نظریں صرف ایک چہرہ ڈھونڈ رہی تھیں۔

وہ بار کے قریب گیا، ویٹنگ ایریا چیک کیا، ہر گوشہ، ہر ٹیبل...کچھ نہیں۔ پھر سٹیر وے سے نیچے، پارکنگ ایریا تک—ہر طرف خاموشی۔

اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ سرد ہوا کے جھونکے نے اس کے چہرے کو چھوا، اور دل کے اندر جیسے کسی نے خالی پن بھر دیا۔

"ملی؟" شیری نے دھیرے سے کہا۔۔

اسفند نے آہستہ سے سر نفی میں ہلایا۔

"میں نے کہا تھا، وہ ایسی جگہ نہیں جا سکتی!" انایا نے آنکھوں م آنسو لیے کہا۔۔

اسفند نے اس کی طرف دیکھا، مگر آنکھوں میں جواب نہیں تھا—صرف خوف، اور وہ احساس جو شاید خود اسفند بھی نام نہیں دے سکتا تھا۔

" کبھی کبھی...کچھ چہرے صرف دکھائی نہیں دیتے، کھو جانے کا احساس دے کر دل پر ثبت ہو جاتے ہیں۔" اسفند نے دھیرے سے کہا۔

وہ یہ کہہ کر خاموشی سے باہر نکلا، سرد رات میں اس کے قدموں کی چاپ جیسے لندن کی سڑکوں پر گم ہو گئی۔ نہ روشنیوں کا شور، نہ قہقہے—بس ایک سوال، جو ہر دھڑکن کے ساتھ گونج رہا تھا:

"آخر وہ گئی کہاں؟"

۔جاری ہے۔۔۔۔۔

....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842